13

REGD NO L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲/۸ ،،

یوم جمعۃ المبارک

۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۱ ھج

فی پرچہ ۱/-

جلد ۳۹/۵	۵ اخاء ۱۳۳۰ ھش	۵ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء	نمبر ۲۳۰

مختصر و اہم

لنڈن ۴ اکتوبر۔ برطانوی وزیر خزانہ کی اطلاع کے مطابق اس ماہ کے خاتمے سے قبل دولت مشترکہ کے وزراء خزانہ کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی جس میں برطانیہ کے سونے اور ڈالر کے زبردست خسارے پر بھی بحث کی جائے گی۔

کراچی ۴ اکتوبر۔ کراچی کے انگریزی روزنامہ ڈان کے ایڈیٹر مسٹر الطاف حسین نے پاکستان ہمدرد ایڈوائزری بورڈ/ایران جوائنٹ کانفرنس سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

لنڈن ۴ اکتوبر۔ پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں دولت مشترکہ کے کمانڈر انچیفوں کی کانفرنس میں شرکت کیلئے لنڈن پہنچ گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰ اور ان کی آل و اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا اور وہ مربی اور نفع رساں کہ جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھڑایا۔ وہ نور اور نور افشاں کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ وہ حکیم اور معالج زماں کہ جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا۔"

(براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۸۹)

کپاس کی نئی فصل ساری کی ساری فروخت ہو جائیگی۔ وزیر زراعت پاکستان کا اعلان

کراچی ۴ اکتوبر۔ آج سہ پہر کے بعد مرکزی کپاس کمیٹی کے چھٹے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر زراعت عزت مآب پیرزادہ عبدالستار نے بتایا کہ کپاس کی کل فصل کی فروخت کے سلسلے میں پوزیشن بہت مضبوط ہے۔ اور نئی فصل کے فروخت کے سلسلہ میں کسی قسم کی سخت پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اور بیرونی مانگ کما حقہ پوری کی جا سکے گی۔ آپ نے بتایا کہ اندازہ تین کروڑ ستر لاکھ گانٹھوں کا ہے اور کہا کہ بیرونی منڈیوں میں دوسرے ممالک کے مال سے مقابلہ کرنے کیلئے برآمد کے محصول میں ایک حد تک کمی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ پاکستانی کپاس ان کے مقابلہ میں مہنگی نہ پڑے۔ وزیر زراعت نے بتایا کہ پچھلی فصل میں سے صرف ایک کروڑ دس لاکھ گانٹھیں بچی ہیں۔ اس سے کم کپاس آج تک کسی فصل میں سے فروخت کے بعد نہیں بچی۔ اس سے پہلی فصل میں سے چار کروڑ ستر لاکھ گانٹھیں بچی تھیں۔ چنانچہ امید کی جاتی ہے کہ پہلی بقیہ فصل اور نئی فصل کی بیوپاریوں کو ملا کر فروخت کرنے میں کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ آپ نے کپاس کی برآمد کرنے والے تاجروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کا خیال رکھیں کہ بیرونی گاہکوں کو جو مال بھیجا جائے وہ ہر لحاظ سے بہترین ہو۔

آپ نے بتایا کہ اس سال کے دوران میں پاکستان کی کپاس کی اقسام کو بہتر بنانے کیلئے جو مختلف قسم کی تدابیر اختیار کی گئی تھیں ان کا نتیجہ نہایت خوشگوار رہا ہے اور پاکستانی کپاس کی شہرت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اس سلسلے میں کمیٹی نے جو بہتر کام کیا ہے وزیر زراعت نے اسے بھی سراہا۔ آپ نے بتایا کہ پانچ لاکھ کے صرفہ کی جو مختلف قسم کی ۱۹ تحقیقاتی سکیمیں تیار کی تھیں ان میں سے ۱۶ زیر عمل ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ وسیع پیمانے پر اعلیٰ قسم کی کپاس پیدا کی جائے اور کیڑوں اور بیماریوں وغیرہ کا انسداد کامل کیا جائے اور ابھی تین لاکھ صرفہ کی ۱۲ مزید سکیمیں موجودہ ایجنڈہ پر ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اس سلسلے میں جو تحقیقاتی ٹیکنالوجی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا اس کی عمارت زیر تعمیر ہے اور اس کی تعمیر اس سال کے ختم ہونے سے پہلے ختم ہو کر کام شروع ہو جائیگا اس کیلئے حکومت اٹھارہ لاکھ روپیہ کی منظوری دے چکی ہے۔

وزیر زراعت نے بتایا کہ اس سلسلہ میں امریکہ میں مزید تحقیقاتی تربیت دلانے کے لئے حکومت نے چار نکاتی پروگرام کے تحت اٹھارہ وظیفے بھی منظور کئے ہیں۔ آپ نے یہ بتایا کہ پاکستان ہر سال ۵ لاکھ ٹن بنولے پیدا کرتا ہے۔

کراچی ۴ اکتوبر۔ برطانیہ کے کولمبو پلان کے تحت پاکستانی باشندوں کیلئے ۵۵ جو تربیتی وظیفے منظور کئے ہیں۔ ان کیلئے درخواستوں کی میعاد ۶ اکتوبر سے بڑھا کر ۲۵ اکتوبر کر دی گئی ہے۔

کمیونسٹوں نے جنرل رجوے کی تجویز مسترد کر دی

ٹوکیو ۴ اکتوبر۔ خبر آئی ہے کہ کمیونسٹوں نے آج اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل رجوے کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ عارضی صلح کی بات چیت کے لئے کیسانگ کی بجائے کوئی نیا مقام معین کیا جائے۔ اور کہا ہے کہ اس تجویز کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ تمام توجہ اصل مقصد سے ہٹا کر صلح کی بات چیت کو ٹال دیا جائے۔ پیغام میں جنرل رجوے سے کہا گیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کو فوری طور پر بات چیت شروع کرنے کی ہدایت دیں۔

آج مغربی اور مغربی وسطی محاذ پر اتحادیوں کی ۵ ڈویژنوں نے ۳ سے ۵ میل تک پیشقدمی کی لیکن کمیونسٹوں کے ہر قدم پر شدید مزاحمت کی۔ ایک خبر کے مطابق اس طرف یہ لڑائی ۴۰ میل کے لمبے محاذ پر لڑی جا رہی ہے۔

اب مزارعین کی بے دخلی ناممکن ہے

لاہور ۴ اکتوبر۔ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سیکرٹری میاں محمد شفیع ایم۔ ایل۔ اے نے آج ایک بیان میں کہا کہ مسلم لیگ پارٹی کی نئی مجوزہ زرعی اصلاحات کے مطابق قانون پاس ہو جانے کے بعد کاشتکاروں کی بے دخلی کرنا بہت ناممکن ہو جائے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مزارعین کا ۶۵ فیصد حصہ رکھا گیا ہے یہ بھی کم سے کم ہے۔

قدوائی پھر کانگرس میں

لکھنؤ ۴ اکتوبر۔ حکومت ہندوستان کے سابق رکن مواصلات مسٹر رفیع احمد قدوائی نے آج پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا کہ انہوں نے اپنی پارٹی سے حکومت ہندوستان کی رکنیت سے اپنا استعفیٰ واپس لینے کی اجازت طلب کی ہے آپ نے یہ بھی بتایا کہ کانگرس کی مجلس عاملہ یا انتخابی کمیٹی کی طرف سے انہیں کسی حلقہ سے

سٹرلنگ فاضلات کے متعلق برطانیہ اور پاکستان میں باقاعدہ سمجھوتہ

لنڈن ۴ اکتوبر۔ خبر آئی ہے کہ برطانیہ اور پاکستان کے درمیان سٹرلنگ فاضلات کے متعلق ایک باقاعدہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس معاہدہ پر ۲۹ ستمبر کو لنڈن میں دستخط ہوئے تھے اور یہ پہلی جولائی ۱۹۵۱ء سے نافذ العمل ہے اور ۳۰ جون ۱۹۵۷ء تک نافذ العمل رہے گا۔ اس کی رو سے پاکستان کا محفوظ حساب کا ۲ کروڑ سٹرلنگ کھلے حساب میں تبدیل کر دیا جائیگا۔ ۴۰ لاکھ سٹرلنگ اس لئے رکھا جائے گا جس سے پاکستان برطانیہ سے سونا خرید کر اپنے سونے کے ذخیرہ کو مستحکم کر سکے۔

مشرق وسطیٰ کی دفاعی کمان کیلئے جدوجہد

لنڈن ۴ اکتوبر۔ امید کی جاتی ہے کہ اس ہفتے کے آخر میں تین طاقتوں کا ایک فوجی وفد امریکی جائنٹ چیف آف دی سٹاف کمیٹی کے صدر جنرل بریڈلے کی قیادت میں ترکی جائے گا۔ تاکہ مشرق وسطیٰ کی دفاعی کمان میں ترکی کی شرکت کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکے اور مصر کو مجوزہ مشرق وسطیٰ کی دفاعی کمان کا ممبر بننے کے لئے آمادہ کر سکے۔ غالباً لنڈن میں ہونے والی جوائنٹ مشترکہ کی چیفس آف دی سٹاف کی کانفرنس میں بھی اس امر پر غور ہوگا کہ ایران میں برطانیہ کی کمزوری نے مشرق وسطیٰ کی مجوزہ دفاعی کمان کے بارے میں عرب رویہ کو سخت کر دیا ہے۔ اور اب عرب ممالک کے لیڈر اس دفاعی کمان میں شمولیت کی سب سے پہلی شرط کم از کم ہر ملک کی خود مختاری مقرر کرتے ہیں۔

کل برطانوی پارلیمنٹ توڑ دی جائیگی

لنڈن ۴ اکتوبر۔ آج یہاں برطانوی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا تاکہ اس پارلیمنٹ کو ختم کر دیا جائے جو کہ ۱۹۵۰ء فروری میں منتخب ہوئی تھی۔ یہ اس پارلیمنٹ کا آخری اجلاس تھا۔ کل پارلیمنٹ توڑ دی جائے گی۔ اور پھر نئی پارلیمنٹ عام انتخابات کے بعد معرض وجود میں آئے گی جو ۲۵ کو ہو رہے ہیں۔

پاکستان و لنکا میں سمجھوتہ

کراچی ۴ اکتوبر۔ خبر آئی ہے کہ پاکستان اور لنکا میں باہم ایک ایسا سمجھوتہ ہو گیا ہے جس کی رو سے دونوں ملکوں میں غیر آباد شدہ پیٹنٹ ڈیزائن جو رجسٹرڈ ہو گئے ہیں ان کی حفاظت کی جائے گی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

خدا تعالیٰ کے قرض سے جلد سے جلد فارغ ہو جائیں

"مارچ اپریل میں وعدہ کا پورا کرنا آسان ہوتا ہے۔ اور انسان فارغ ہو کر اگلے سال کے متعلق سوچ بچار کرتا ہے۔ اور اس کے لئے سکیمیں بنانا شروع کر دیتا ہے۔ اگر نئے سال کے وعدہ تک بوجھ سر پر رہے تو وقت آنے پر انسان بزدل ہو جاتا ہے . . . .
ایک لمبا عرصہ بوجھ سے فارغ رہنے کی وجہ سے قربانی میں بڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔"

(سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

اب بھی وقت ہے تحریک جدید کے وعدے ادا فرما کر خدا تعالیٰ کے اس قرض سے جلد سے جلد فارغ ہو جائیں تا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور نئے سال کی تحریک ہونے پر آپ دلیری کے ساتھ اپنا وعدہ پیش فرما سکیں۔

خُدّامُ الاحمدیّہ

(۱) سالانہ اجتماع میں جوق در جوق شامل ہو کر اپنے مرکز، اپنی مجلس اور اپنے مقدس امام سے محبت و عقیدت کا ثبوت دیں۔ (۲) اجتماع کا چندہ بہت کم آ رہا ہے۔ حالانکہ انتظامات کے لئے اخراجات کی فوری ضرورت ہے۔ لہذا اپنا چندہ جلد سے جلد ادا فرمائیں (۳) اجتماع میں شامل ہونے والے اور مختلف مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام کے نام فوراً مرکز میں ارسال فرمائیں ؛

ہر خادم احمدیت کا فرض ہے کہ وہ خود بھی اجتماع میں شامل ہو اور دیگر خدام کو بھی شمولیت کی تحریک کرے۔

چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں

محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب جو ایک لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں تبلیغی فرائض بجا لا کر چند ماہ کی رخصت پر ربوہ تشریف لائے تھے۔ انشاء اللہ ۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء کی صبح کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ مع اہل و عیال عازم کراچی ہوں گے۔ جہاں سے وہ ۱۰ اکتوبر کو S.S.KARANJA کے ذریعہ عازم مشرقی افریقہ ہوں گے۔ احباب ان کے بخیریت وہاں پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ ان کا بچہ عزیزم حبیب اللہ بیمار اور کمزور ہے۔ اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین

وکیل التبشیر

چناب ایکسپریس

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چناب ایکسپریس حسب سابق ربوہ سٹیشن پر ٹھہرا کرے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس گاڑی پر زیادہ سے زیادہ سفر اختیار کریں گے۔ (نوٹ) نئے ٹائم ٹیبل میں جو یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء سے جاری ہو رہا ہے۔ اس میں ربوہ سٹیشن پر چناب ایکسپریس کا ٹھہرنا نہیں دکھلایا گیا۔ اور احباب اس وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ لہذا اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ ناظر امور عامہ ربوہ

دعائے مغفرت

میرے محترم و محسن حضرت قبلہ شیخ عطاء اللہ صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ حال وارد مزنگ لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابیوں میں سے تھے بمورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء بروز پیر بوقت ۱۱½ بجے قبل دوپہر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ان کا جنازہ ۲ اکتوبر بروز منگل ربوہ پہونچایا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کا جنازہ پڑھایا۔ اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں امانتاً دفن کئے گئے۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۹۰ سال تھی۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نصیر الحق

جانیں نہ جانیں

ان کے نہ صرف بستۂ دامن رہیں گے ہم
بلکہ ستمگروں کے ستم بھی سہیں گے ہم
ناچیز ایک ذرّہ ہیں کچھ مہر و ماہ نہیں
جب سربسر گہن ہیں تو پھر کیا گہیں گے ہم
تنویرؔ جو گزرتی ہے گزرے ہزار بار
جانیں نہ جانیں منہ سے نہ اپنے کہیں گے ہم

ڈائرکٹر جنرل کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ گورنمنٹ پاکستان کی فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں تشریف آوری

جناب ڈاکٹر سلیم الزمان صاحب صدیقی ڈائرکٹر جنرل کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ گورنمنٹ پاکستان ۳ اکتوبر کو فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں تشریف لائے۔ اور انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ فرمایا۔ اور کارکنان انسٹی ٹیوٹ کو اپنے قیمتی مشورہ سے مستفید فرمایا۔ اس موقعہ پر آپ کے اعزاز میں ایک عصرانہ کا بھی انتظام کیا گیا جس میں علمی حلقہ کے معززین نے شرکت فرمائی۔ دعوت میں شریک ہونے والوں میں سے قابل ذکر احباب حسب ذیل تھے۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب۔ ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب۔ ڈاکٹر کریم اللہ صاحب ڈاکٹر احمد کمال صاحب اور میاں حسن احمد صاحب

خاکسار محمد عبد اللہ ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا میں جلسہ

۲۰ ستمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعرات مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری فاضل مبلغ و پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر۔ مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر۔ مکرم شیخ عبد القادر صاحب فاضل مہتمم نشر و اشاعت ربوہ جلسہ پر تشریف لائے پانچ بجے گاؤں کے معززین کو دعوت چائے پر بلا کر حسن طریق سے پیغام حق پہنچایا۔ کچھ بعد نماز عشاء زیر صدارت شیخ عبد الغنی صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب اختر جتوئی اور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بیان کیا۔ مکرم قاضی صاحب نے جہاد کے متعلق نہایت اعلیٰ پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ اور جلسہ ۱۱ بجے رات ختم ہوا

پروگرام دورہ انسپکٹر صاحب بیت المال حلقہ مدراس

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ اکتوبر بغرض معائنہ حسابات وصولی چندہ دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران انسپکٹر صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون کر کے ممنون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ معائنہ	قیام
۱	کالی کٹ	۲ / ۱۰ / ۵۱	تین دن
۲	منارگھاٹ	۶ / ۱۰ / ۵۱	ایک دن
۳	کنانور مع تیلیچری، کوڈالی	۸ / ۱۰ / ۵۱	چار دن
۴	پنگاڈی	۱۳ / ۱۰ / ۵۱	تین دن
۵	منگلور	۱۷ / ۱۰ / ۵۱	دو دن
۶	بنگلور	۲۱ / ۱۰ / ۵۱	دو دن
۷	شموگہ	۲۷ / ۱۰ / ۵۱	دو دن
۸	ساگر	۲۹ / ۱۰ / ۵۱	دو دن

روزنامہ — الفضل — لاہور
۵ راکتوبر ۱۹۵۱ء

قادرِ مطلق ہستی کا تصوّر

مذہب دنیا میں پاکی، نیکی اور محبت سکھانے کے لئے آیا ہے۔ ورنہ مذہب کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ انسان اپنی عقل سے جو فیصلے کرتا ہے وہ اکثر خودغرضی پر مبنی ہوتے ہیں۔ بے شک عقل انسان کو یہ بھی سکھاتی ہے کہ وہ سوسائٹی میں اس طرح رہے کہ اس کے اپنے حقوق کی حفاظت ہو۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے دوسروں کے حقوق کی نگہداشت ضروری ہے۔ مگر خودغرضی اسی عقل سے ایسے ایسے ظالمانہ کام لینے کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔ کہ جب تک کسی بالائی طاقت کا خوف دل میں نہ ہو۔ انسان اس کے چنگل سے نہیں بچ سکتا۔

ایک قادرِ مطلق خدا تعالےٰ کا تصور جو کائنات کا بنانے والا بھی ہے۔ اور انسانوں کو ان اعمال کی جن کا انہیں کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے سزا جزا دینے والا ہے۔ انسان کو بہت سے بُرے افعال سے بچا لیتا ہے۔ اور وہ بداعمال جن کو عقل نہیں روک سکتی۔ اور نہ ملکی قانون روک سکتا ہے۔ محض ایک قادرِ مطلق خدا تعالےٰ پر یقین اگر یقین کامل ہو ضرور روک دیتا ہے۔ آج دنیا دنیاوی عقل کو بہت مانتی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا میں کسی قدر امن جو [illegible] کی فضا باقی ہے۔ اس کا تین چوتھائی حصہ محض ان اخلاق کی وجہ سے ہے جو محض ایک قادرِ مطلق خدا تعالےٰ کے تصور کی وجہ سے انسان کی طبیعت میں مستحکم ہو چکے ہیں۔ آج بھی بڑے بڑے منکران خدا آپ کو ایسے ملیں گے جن کا اخلاق بڑا بلند ہوتا ہے۔ مگر ان کی یہ خوش اخلاقی محض عقل کے اصولوں کی رہین نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ گو وہ عقلاً کسی جرم کو جرم نہیں سمجھتے۔ مگر پھر بھی وہ وہ جرم نہیں کر سکتے۔ کوئی چیز ایسی ہے۔ جو ان کے دل و دماغ پر طاری ہے۔ اور جو ان سے جرم کا ارتکاب نہیں ہونے دیتی۔ خواہ وہ اس کی نوعیت کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ مگر یقیناً یہ جذبہ وہی ہے جو ایک ایسی قادرِ مطلق ہستی کے تصور سے جو اعمال کی جزا سزا دے سکتی ہے نامعلوم طور پر ان کی فطرت میں مستحکم ہو چکا ہے۔

ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ انسان ملکی قانون کی زد سے بچنے کا بہت اچھا انتظام کر سکتا ہے۔ اور چاہے تو جرم کر سکتا ہے مگر باوجودیکہ اس کے کہ کسی قادرِ مطلق ہستی کا تصور اس کے شعور میں نہیں ہوتا پھر بھی وہ اس جرم کے ارتکاب سے نفرت کرتا ہے۔ یہ نفرت اسی وجہ سے ہے کہ اس کے تحت الشعور میں یہ احساس ہے کہ اس سے اس جرم کا انتقام ضرور لیا جائے گا۔ اس کی سزا اس کو ضرور ملے گی۔ اس لئے وہ جرم سے بچتا ہے۔

فلسفیوں نے اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے بڑی بلندی کی چھلانگ لگائی ہے۔ اور اکثر اس کو انسان کی فطری کمزوری پر محمول کیا ہے۔ مگر وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں۔ کہ خواہ اس کو فطری کمزوری کا ہی نام دیا جائے۔ مگر اس کے وجود سے تو انکار نہیں ہو سکتا ہمارا ادعا صرف یہ ہے کہ ایسی چیز کا وجود ہے جو فطری طور پر انسان کو جرائم سے روکتی ہے۔ اور ہمارا یقین ہے کہ خواہ آپ اس کا کوئی نام رکھیں خواہ اس کو فطری کمزوری ہی کہیں اس کا وجود ثابت کرتا ہے۔ کہ تحت الشعور میں جرم کی جزا سزا کا یقین ہی کام کر رہا ہے جو کوئی ایسی ہستی دے سکتی ہے۔ جو تمام کائنات پر حکمران ہے۔ اور جو یقیناً شعور ہی سے تحت الشعور کے خزانے میں منتقل ہوا ہوگا۔

یہ درست ہے کہ بہت سے انسان ایسے ہیں۔ جو اس اندرونی آواز کو دبا سکتے ہیں۔ اور دنیا کے بڑے بڑے مجرم اسی طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ جو عادتاً اس اندرونی آواز کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ مگر یہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے۔ کہ اس چیز کا وجود ہے ضرور۔ اور جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ دنیا میں اس وقت بھی جو امن کی فضا قائم ہے اس کا تین چوتھائی حصہ اسی اندرونی آواز کی وجہ سے ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ملکی قانون کا کوئی افادہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ملکی قانون باقی ایک چوتھائی کا ذمہ دار ہے اور اگر غور کیا جائے۔ اور ملکی قانون کی بنیاد کو ٹٹولا جائے تو معلوم ہوگا کہ خود ملکی قانون کی بنیاد بھی زیادہ تر اسی اندرونی آواز پر ہے۔ جس نے انفرادیت سے اجتماعیت کی صورت اختیار کر لی ہے۔

ملکی قانون کے ارتقاکی ابتدائی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ملکی قانون کی ابتدا بھی اسی اندرونی آواز سے ہوئی ہے۔ خواہ ابتدا کرنے والوں کو اس کا شعور ہو یا نہ ہو۔

آج دنیا میں الحاد کا بہت چرچا ہے۔ مادی رجحانات نے انسانی شعور کو اپنی گرفت میں زیادہ مضبوطی سے لے لیا ہے۔ مگر اس کے باوجود خود الحاد کے گڑھوں سے اللہ تعالےٰ کی یہ آواز بلند ہو رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ آواز تو حقیقت ہے۔ اور الحاد کا تانا بانا محض مکڑی کا جالا ہے۔ جس نے انسانی فطرت کو اپنی تاروں سے باندھ رکھا ہے۔ جس کو ایک ذرا سے جھٹکے سے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا جا سکتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام اس فطری آواز کو الحادی جالے کی تاروں کی گرفت سے رہا کرنے کے لئے دنیا میں تشریف لاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے براہ راست پیغام سے اس فطری آواز کو ان کے شعور میں ودیعت کر دیتا ہے۔ اور ان کو حکم دیتا ہے کہ باقی انسانوں کے شعور میں بھی میرا یہ پیغام ڈال دو۔ سعید روحیں اس کو اپنا لیتی ہیں۔ اور اس طرح چراغ سے چراغ جلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ہر زمانہ کے لحاظ سے اس کی وسعت ہوتی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے آخر اپنے اس پیغام کو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قرآن کریم کی صورت میں دنیا میں مستقل کر دیا ہے۔ اور اس کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے۔ اب جو نبی بھی آئے گا۔ وہ اسی مستقل پیغام کو پھیلانے کے لئے ہی آئے گا۔ وہ صرف بشیر و نذیر ہوگا۔ اس کو وہ تمام قوتیں دی جاتی ہیں۔ جو اپنے پیغام کی نشر و اشاعت کے لئے اللہ تعالےٰ نے پہلے انبیاء علیہم السلام کو دیتا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ ایسی ہی نبوت کا ہے۔ یعنی آپ اللہ تعالےٰ سے براہ راست حکم پا کر اللہ تعالےٰ کے آخری اور مستقل پیغام قرآن کریم کو انسان کے شعور میں مرتسم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے ایسی جماعت قائم کی ہے۔ جو دنیا میں قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے چاروں طرف پھیل جائے۔ اور اس فطری آواز کو جو اب الحاد کے گڑھوں سے بھی پیدا ہو رہی ہے۔ تحت الشعور کے قید خانوں سے رہا کر کے شعور کی آزاد فضا میں لائے۔ تا کہ دنیا کے لوگ صرف اس ازلی ابدی قادرِ مطلق ہستی کی جزا و سزا کے خالص شعوری تصور سے نیکی کے اعمال بجا لائیں۔ اور وہ بندھن ٹوٹ جائیں جنہوں نے اس نورانی آواز کو تحت الشعور میں جکڑ رکھا ہے۔

احراریوں کی منافرت انگیزی

مجلس احرار نے اختلاف عقائد کی آڑ لے کر ملک کے طول و عرض میں جو شورش برپا کی ہوئی ہے۔ اس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ ذہنیت بیدار ہو ہو کر قوم کو از سر نو ان مسائل سے دوچار کرتی جا رہی ہے۔ کہ جن سے قائداعظم نے خدا خدا کر کے پیچھا چھڑایا تھا گذشتہ سال کی طرح اس مرتبہ بھی سال نو کا آغاز اس حقیقت پر زندہ گواہ ہے۔ بے لگام جوش خطابت کے ذریعہ آگ لگانے والے احرار کی شورہ پشتی اور سینہ زوری کا اب یہ عالم ہے۔ کہ وہ قومی حکومت کی پرواہ کئے بغیر تشدد کے بل پر پاکستانی شہریوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کے اپنے اخبار سہ روزہ "آزاد" کے تازہ پرچے میں جو اپنی تاریخ اشاعت یعنی ۵ اکتوبر سے پہلے ہی شائع ہو گیا ہے۔ اس شورش کا حال شائع ہوا ہے۔ جو احراری فتنہ پردازوں نے مظفر گڑھ میں ایک احمدی کی شادی کے موقعہ پر برپا کی اور اس طرح پاکستان کے بعض آزاد شہریوں کی سوشل آزادی پر جو از روئے قانون انہیں حاصل ہے جبری پابندیاں عائد کرنا چاہیں۔ چنانچہ بقول آزاد اس تقریب میں شریک ہونے والے بعض شہریوں کے خلاف احراریوں نے ایک ہنگامہ برپا کر کے عوام میں جی بھر کے اشتعال پھیلایا۔ اور باہمی خلفشار کی ایک ایسی فضا پیدا کی۔ جو موجودہ نازک حالات میں کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کی جانی چاہیئے۔ یہ واقعہ بظاہر معمولی نظر آتا ہے۔ لیکن اپنے دوررس نتائج کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ اس لئے ہم حکومت کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ کچھ نہیں تو شہری آزادی کی حفاظت کی خاطر ہی فوری طور پر ایسی تدابیر عمل میں لائے۔ کہ یہ بے نانتھے بیل اس طور پر نہ دندنا سکیں کہ عوام کے لئے اپنے سوشل تعلقات کو برقرار رکھنا بھی دوبھر ہو جائے۔ اول تو حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ معروف فتنہ پردازوں کو اس بات کی اجازت نہ دے کہ وہ اختلاف عقائد کی بناء پر بلا روک ٹوک فتنہ آرائی میں مصروف رہیں۔ لیکن عام شہری حقوق کا معاملہ تو عقائد سے یقیناً بالا ہے۔ ان کی حفاظت حکومت پر بدرجہ اولےٰ فرض ہے۔ اگر اختلاف عقائد کی آڑ میں عام شہری حقوق بھی اس طرح غصب ہونے لگے تو پھر نہ معلوم قائداعظم کی بدولت قائم ہونے والے اتحاد کا کیا ہوگا۔

مولوی محمدؐ علی صاحب کا ٹرسٹ

فریق لاہور کے احباب کی خدمت میں دردمندانہ اپیل

(۲)

(از مکرم خان بہادر میاں محمدؐ صادق صاحب سابق جنرل سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام)

روزنامہ الفضل مورخہ ۵ - ۶ر ستمبر ۵۱ء میں جو میرا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق مولوی محمدؐ علی صاحب کے رفقاء میں سے ایک صاحب نے مضمون ٹرسٹ میں فہرست جائیداد (متقدمہ ٹرسٹ) کے تحت ایک تصیح لکھ کر بھیجی ہے۔ جو شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ احباب مضمون ٹرسٹ مورخہ ۲۹ر جولائی ۵۱ء میں ان الفاظ کا اضافہ فرمالیویں۔ جو فہرست جائیداد کی مد نمبر (۱) میں لکھے ہیں۔ اور اسے اب اس طرح پڑھیں:۔

فہرست جائیداد

(۱) رائلٹی فنڈ کے حساب میں جو نقد روپیہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے خزانہ میں ہے اور جسے اب لائڈ بنک میں منتقل کیا جا رہا ہے۔

آج کی صحبت میں میں اس ضمن میں دکھلانا چاہتا ہوں۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب قادیان سے علیحدہ ہونے سے قبل کیا تھے۔ اور وہاں سے ہجرت کرنے کے بعد جو ۱۹۱۴ء میں واقع ہوئی۔ انہوں نے میدانِ دوحانیت میں کیا کیا رنگ بدلے۔ وباللہ التوفیق۔

مولوی صاحب ٹرسٹ کے مضمون مندرجہ الفضل ۲۹ر جولائی کو ذہن میں رکھ کر آج ذرا اس وصیت پر نظر ڈالیں۔ جو مولوی صاحب نے آج سے قریبًا ۴۵ سال قبل مورخہ ۶ر جون ۱۹۰۶ء کو رسالہ الوصیت میں جو ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ دیکھ کر لکھی تھی۔ اس کا نمبر ۱۰۶ ہے۔ اور وہ اخبار بدر مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء میں شائع ہو چکی ہے۔ توجہ طلب اور ضروری مقامات پر میں نے خط لگا دیئے ہیں۔ تا کہ مضمون ٹرسٹ سے مقابلہ کرنے میں سہولت ہو۔ وھو ہذا۔

مضمون وصیت مولوی محمدؐ علی مورخہ ۶ر جون ۱۹۰۶ء

راقم منکہ محمد علی ولد حافظ فتح الدین قوم آرائیں ساکن قادیان ضلع گورداسپور ایڈیٹر و منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز و سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان دارالامان۔

۱- میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی رضامندی اور خوشی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس پر عمل ہو۔

نوٹ:۔ خط کشیدہ الفاظ مضمون ٹرسٹ میں موجود نہیں ہیں۔ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام یہ بات غور سے نوٹ کرے۔۔ شاید بوقت ضرورت کام آئے۔ کیونکہ معمولی ٹرسٹ میں ان الفاظ کا نہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ ”ٹرسٹ“ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی رضامندی اور خوشی سے نہیں قائم کیا گیا۔ اس لئے وہ کالعدم تصور ہونے کے لائق ہے)۔

(۲) ”میں نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب رئیس قادیان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع کیا ہے۔ اور ضمیمہ رسالہ مذکور جو حضرت صاحب موصوف نے ۶ر جنوری ۱۹۰۶ء کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع کیا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ .... اور ایسا ہی صدق دل سے یہ ایمان رکھتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس زمانہ میں جو آخری زمانہ ہے۔ دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور ان کے تمام دعاوی سچے اور منجانب اللہ ہیں۔

.... میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ میں ان تمام ہدایات اور وصایا کا پابند رہوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے رسالہ الوصیت یا اس کے ضمیمہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ شائع ہوں گے۔ یا آئندہ ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع ہوں گے یا شائع ہو چکے ہیں۔ نیز معاملہ وصیت میں میرے تمام ورثا بھی ان قواعد و ہدایات مذکورہ بالا کے پابند رہیں گے۔

آج کی تاریخ جو ۶ر جون ۱۹۰۶ء ہے۔ میں یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد میری منقولہ یا غیر منقولہ ہو۔ جس کو صدر انجمن احمدیہ یا کوئی کمیٹی انجمن مذکور میرا متروکہ قرار دے۔ اسے دو حصوں پر تقسیم کیا جاوے۔ یعنی ایک وہ جائیداد جو میں نے اس آمدنی سے پیدا کی ہے یا کروں گا۔ جو صدر انجمن احمدیہ یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کسی مفوضہ کام کے عوض میں مجھے۔ بطور حق الخدمت اس سلسلہ یا انجمن مذکور یا اسکی کسی شاخ یا کمیٹی کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔ پس ایسی کل جائیداد کو میری ذاتی جائیداد تصور نہ کیا جاوے۔ بلکہ اسے سلسلہ احمدیہ یا صدر انجمن احمدیہ کی ہی جائیداد سمجھا جاوے۔ اس میں میرے کسی وارث، کا کوئی حق نہ ہوگا۔ ہاں اگر میری دوسری قسم کی جائیداد سے جس کا ذکر میں آگے کرتا ہوں۔ میرا کوئی قرضہ ادا نہ ہو سکے۔ یا تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا نہ ہو سکیں۔ یا میری دوسری قسم کی جائیداد مطلق ثابت نہ ہو۔ تو ایسا قرضہ و اخراجات مذکورہ بالا میری اس جائیداد قسم اول سے ہی ادا کئے جاویں۔ دوسری قسم جائیداد وہ ہوگی۔ جو مجھے کسی اور طرح سے حاصل ہو۔ یا میں نے کسی اور طرح سے پیدا کی ہو۔ اس جائیداد میں سے اول اگر کوئی قرضہ میرے ذمہ ثابت ہو۔ تو وہ ادا کیا جاوے۔ اور ایسا ہی میری تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا کئے جاویں۔ اس کے بعد جو کچھ رہے۔ اس میں سے ایک تہائی انجمن صدر احمدیہ کو دی جاوے۔ اور دو تہائی حسب حصص شرعی میرے ورثاء میں تقسیم کیا جاوے۔ اس کل جائیداد کے متعلق جو اول یا قسم ثانی سے صدر انجمن احمدیہ میری متروکہ میں سے حسب وصیت ہذا انجمن مذکور کو کامل اختیار ہوگا۔ کہ جس طرح چاہے تصرف میں لاوے۔ نیز اس وصیت کے مطابق عمل کرنے کے لئے بھی صدر انجمن احمدیہ کو ہی اختیار دیتا ہوں۔ یعنی انجمن مذکور ہی اس امر کا فیصلہ کریگی۔ کہ کونسی جائیداد میری کس قسم کی ہے۔ اور اس میں اسکی رائے قطعی ہوگی۔ نہ میرے کسی وارث کی۔ اور ایسا ہی تقسیم حصص بھی انجمن ہی کرے گی۔ ....“ گواہ شد مفتی محمد صادق یعقوب علی تراب۔

نوٹ:۔ اس حصہ وصیت میں خط کشیدہ الفاظ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے لئے غور طلب ہیں۔ مولوی صاحب اب ترجمہ انگریزی قرآن کریم کو اپنی ملکیت بنا رہے ہیں۔ جو انہوں نے اول صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تنخواہ دار ملازم ہونے کی حیثیت سے کئی سال کی محنت سے مرتب کیا۔ اور بعد میں انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے پیسوں سے شائع کیا۔ اور سالہا سال رائلٹی اور قرضہ کے رنگ میں ۳۰۰ سے ۸۰۰ روپیہ ماہوار تک ماہانہ حق الخدمت وصول کرتے رہے۔ اب وہ اس کے مالک کس طرح قرار پا سکتے ہیں۔

۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۴ء تک مولوی صاحب اس وصیت پر قائم رہے۔ لاہور آنے کے بعد اس وصیت کا کیا حشر ہوا۔ مجھے معلوم نہیں۔ البتہ اس قدر پتہ چلتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۶ء تک مولوی صاحب نے کوئی اور وصیت تحریر نہیں فرمائی۔ اور اس وقت بھی انہوں نے جو وصیت لکھ کر اپنی انجمن کو دی۔ جو خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مرحوم مغفور کی تحریک پر لکھی گئی۔ اس تازہ وصیت کا اعلان مولوی صاحب کے اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴ر جنوری ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:

”اب میں وہ بات بتلانا چاہتا ہوں۔ جو ہمارے کام میں کمزوری کی وجہ ہوئی ہے۔ آپ شاید خیال کرینگے کہ میں بڑی بڑی وجوہات بیان کروں گا۔ نہیں وہ بات بالکل مختصر ہے۔ ہم نے الوصیت کو تو علمی رنگ میں لے لیا۔ اس پر اپنے انتظام کی بنیاد رکھی۔ لیکن ہم نے اس کے عملی حصہ کی طرف توجہ نہ کی۔ موجودہ کمزوری اور سست رفتاری کی وجہ یہی فرو گذاشت ہے۔ .... جماعت نے الوصیت کے عملی حصہ کو اختیار کرنے میں کمزوری دکھلائی ہے۔ اور اسکی وجہ سے خود کمزور ہو گئی۔ اس بارہ میں سب سے زیادہ قصوروار وہ شخص ہے۔ جو اس وقت تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ گناہ کے اس احساس کے ساتھ جو کہ ایک بدترین گنہگار کو ہو سکتا ہے۔ میں اس قصور اور کوتاہی کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ سب سے زیادہ کمزوری میں نے دکھلائی ہے۔ وہ حق جو الوصیت کا تھا ادا نہ ہو سکا۔..

.... زیادہ سے زیادہ ایک تہائی مال کی وصیت ہو سکتی ہے۔ ویسے اپنی زندگی میں اپنے ہاتھ سے جتنا چاہے دے جاوے۔ ....

شاید اس شرم سے کچھ ایسا وعظ کہے۔ تو خود بھی اسے کچھ کرنا چاہیئے۔ میں اپنی جائیداد کے پانچویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ حصہ پانچ ہزار روپے کے قریب ہوگا۔“

۱۹۰۶ء میں مولوی صاحب نے اپنی جائیداد کا $\frac{1}{3}$ حصہ وصیت کیا تھا۔ ۱۹۱۴ء میں لاہور آنے کے بعد ۲۲ سال خاموش رہنے کے بعد ۱۹۳۶ء میں اگر وصیت کی تھی۔ تو $\frac{1}{5}$ حصہ کی۔ گویا جوں جوں مولوی صاحب کی جائیداد بڑھتی گئی۔ رقم وصیت کم ہوتی گئی۔ ۱۹۳۶ء میں ان کی مقرر کردہ شرح کے حساب سے مولوی صاحب کی جائیداد قریبًا ۲۵ ہزار روپیہ کی تھی۔ اس پر ۱۵ سال گذر چکے ہیں۔ امید ہے اس میں معتدبہ اضافہ ہوا ہوگا۔ لوگ بالعموم ٹرسٹ اور وقف جائیداد وافر ہونے پر بنایا کرتے ہیں۔ تا کہ جائیداد کے ضائع ہونے کا خطرہ نہ رہے۔ مضمون ٹرسٹ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ اس پر میں اپنے تاثرات لکھ چکا ہوں۔ مضمون وقف عنقریب شائع ہوگا۔ اس پر اس وقت تبصرہ کا موقعہ ہوگا۔ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور سے میرے تعلقات ۱۹۱۴ء سے ۱۹۴۰ء تک گویا چھبیس سال رہے ہیں۔ اور ان اموال انجمن میں جن کو مولوی صاحب اپنا بنانے کی فکر کر رہے ہیں۔ ہر ایک احمدی جماعت مذکور کے علاوہ میرا بھی کچھ حصہ بنتا ہے اس لئے میں انجمن اشاعت اسلام کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ انجمن کے اموال کو شخصی ملکیت میں جانے سے روکنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ مولوی صاحب کے ذمہ سالہا سال ماہانہ ادائیگیوں کی صورت میں جو ہزاروں روپیہ قرضہ جمع ہوا تھا۔ اسکو معاف کر دینا ان کا حق تھا۔ کیونکہ وہ پبلک کا مال تھا۔ اب چونکہ وہ رقم صاف ہو کر مولوی صاحب کی آمدنی یا جائیداد بن چکی ہے۔ اس پر چندہ ماہانہ کے علاوہ حصہ وصیت بھی وصول ہونا چاہیئے یہ نہ ہو۔ کہ ٹرسٹ اور وقف کے پیچ در پیچ شرائط سے مرعوب ہو کر کہیں انجمن کے حقوق سے ہی دستبرداری دیدی جائے۔ جس صورت میں وہ نہ صرف مواعید مندرجہ رسالہ الوصیت کے سزاوار تصور ہوں گے۔ بلکہ قانونًا بھی ذمہ وار ہوں گے۔ غور سے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ ٹرسٹ اور وقف صرف انجمن کے اموال پر ہاتھ صاف کرنے کے لئے ہی نہیں مرتب کئے گئے۔ انجمن کے گذشتہ اور آئندہ مطالبات

منصبِ نبوّت اور اُس کی خصوصیات

از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

منصب نبوت اور رسالت کے لئے چار باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ اوّل مکالمہ الٰہیہ سے شرفیابی دوم۔ انذار و تبشیر۔ سوم۔ نبی کا مصدِق اور مصدَق ہونا۔ چہارم۔ نبوت کے لئے مقصدِ اعلےٰ عقیدہ و عمل کی اصلاح اور روحانی تبدیلی کا پیدا کرنا۔

یہ چار باتیں منصب نبوت کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ شریعت کا عطا ہونا زائد بات ہے ہر نبوت و رسالت کے لئے یہ لازمی شرط نہیں۔ مسلمان مانتے ہیں کہ دنیا میں سینکڑوں نبی رسول آئے مگر اکثر ان میں سے شریعت نہیں لائے۔ شریعت صرف چار نبیوں کو ملی۔ اور باقی انبیاءؑ تابع شریعت تھے۔ البتہ ہر نبی کے لئے ضروری ہے کہ شریعت حقہ کو جو پہلے صاحب شریعت کے ذریعہ سے قائم ہوئی۔ اور پھر بعد میں اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا گیا۔ اسے دوبارہ قائم کرے اور اسپر عمل کرائے یہی دراصل نبوت کی سب سے بڑی غرض ہے

مذکورہ بالا چار شرطیں منصب نبوت کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اولیاء اللہ کو بھی بعض اوقات الہام و وحی اور کشف و رویاء سے حصہ ملتا ہے لیکن انبیاءؑ اس نعمت سے بہت بڑا حصہ پاتے ہیں۔ اسمیں قدرت اور شوکت و جلال اور کھلا کھلا نورِ عرفان پایا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو بھی وحی ہوئی اور حضرت مریم علیہا السلام کو بھی وحی ہوئی۔ اور حواریوں کو بھی جیسا کہ قرآن مجید میں ان کی وحی کا ذکر ہے۔ مگر وہ اس سے نبی نہیں ہوگئے۔ نبوت کی وحی اپنی شان میں اللہ تعالےٰ کے علم و قدرت کے اعتبار سے اعلےٰ درجہ کی ہوتی ہے اور اسکی وحی میں کثرت غیب پایا جاتا ہے۔ اور یہ نبوت کے لئے بھی شرط ہے۔ اسی طرح نبی اور رسول کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مصدِق ہو۔ یعنی پہلے انبیاء کی تعلیموں کا تصدیق کرنیوالا ہو اور اس کا اپنا وجود سابقہ پیشگوئیوں کا مصداق ہو۔ علاوہ ازیں وہ مصدَق بھی ہوتا ہے۔ مصدَق کے معنے وہ جس کی تصدیق کی گئی۔ یعنی جو نشانات قبل از وقت نبی کے حق میں دیئے جاتے ہیں۔ وہ اس کی بعثت کے وقت پورے ہوکر اسکے دعوے کی سچائی پر تصدیق کرتے ہیں۔ مثلاً حدیث میں آتا ہے۔ ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ (دار قطنی ص۱۸۸) یعنی ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں۔ جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے یہ نشان پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ جب مہدی آئیگا یہ دو نشان ظاہر ہوں گے۔ رمضان کے مہینہ میں گرہن کی مقررہ راتوں میں پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا۔ اور اسی رمضان کے مہینہ میں گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ کو سورج کو گرہن ہوگا۔

اب گذشتہ تیرہ صدیوں میں بیسیوں نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا اور کہا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مصدِق (یعنی تصدیق کرنیوالے) اور اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ مگر ان میں سے کسی کے لئے بھی یہ دو نشان ظاہر نہیں ہوئے۔ بیشک وہ مصدِق تو تھے۔ مگر مصدَق نہ بنے۔ یعنی نشانوں کے ذریعہ ان کی تصدیق نہیں کی گئی۔ اس مثال سے سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر نبی کے لئے اس سے پہلے نبیوں کی طرف سے وحی الٰہی کی بناء پر کچھ نہ کچھ نشان مقرر ہوتے ہیں اور جو نبی اپنی نبوت کے دعوٰی میں سچا ہے۔ ضرور ہے کہ وہ اپنے متعلق بتائے کہ وہ سابقہ پیشگوئیوں کا مصداق ہے اور پھر اس کے دعوٰی کی (البیّنات) یعنی کھلے کھلے نشانوں سے تصدیق کی جائے۔ قرآن مجید کو اول سے آخر تک پڑھ جائیں نبیوں اور رسولوں کے ذکر کے ساتھ مصدقاً کے الفاظ آپ دیکھیں گے جس کے یہ معنے ہیں کہ وہ سابقہ الٰہی تعلیموں اور پیشگوئیوں کی تصدیق کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح آپ جا بجا یہ بھی دیکھیں گے کہ (بالبینات یعنی) کھلے کھلے نشانوں سے انبیاء علیہم السلام کی تائید و تصدیق کئے جانے کا ذکر ہے۔ غرض ہر نبی کے لئے جیسا یہ ضروری ہے کہ وہ مصدِق (تصدیق کرنے والا) ہو یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مصدَق بھی ہو۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھلے کھلے نشانوں سے اس کی تصدیق کی جائے

فلاسفروں، نجومیوں اور رمالوں کے گروہ میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ ان کے قیاسات کا سلسلہ ایک دوسرے سے آپس میں وابستہ نہیں ہوتا اور نہ ان کا دعوےٰ ہوتا ہے کہ وہ وحی الٰہی سے مشرف ہیں بلکہ اکثر ان میں سے دہریہ اور خدا تعالےٰ کے منکر ہوتے ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام کی باتوں کا سلسلہ وحی الٰہی سے چلتا اور ایک دوسرے کا مصدق ہوتا چلا جاتا ہے۔ ان کے درمیان ربط اور یگانگت پائی جاتی ہے۔ منصب نبوت کے لئے یہ ایک دوسرا امتیازی نشان ہے جس سے حق و باطل میں فرق ہو جاتا ہے

تیسری شرط منصبِ نبوت کے لئے انذار و تبشیر ہے انذار کے معنے ہیں ڈرانا اور تبشیر کے معنے خوشخبری دینا۔ ان دونوں صفتوں کے تحت نبی کی تمام پیشگوئیاں آتی ہیں۔ جو دو قسم کی ہوتی ہیں۔ انذاری اور تبشیری قرآن مجید میں جا بجا سب نبیوں کو مبشرین و منذرین اور نذیراً و بشیراً کا لقب دیا گیا ہے۔ وہ لوگوں کے لئے ایک عظیم الشان بشارت کا پیغام لاتے ہیں جو ان کا اصل مقصد ہے۔ اور وہ منذر بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کی شدید گمراہی کے ایام میں مبعوث ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ انہیں بد انجام سے ڈراتے ہیں۔ ڈرانا دھمکانا ان کا اصل مقصد نہیں۔ بلکہ لوگوں کی نجات ان کا اصل مقصد ہوتا ہے۔ لوگوں کی اپنی گمراہی اور ان کا ظلم و جور اور ان کی شرارتیں اور ان کے گندے اعمال ان کے بد انجام کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ جن سے نبی انہیں قبل از وقت آگاہ کرتا ہے اور اسوجہ سے وہ نذیر کہلاتا ہے۔ اسی طرح جب وہ اصلاح کا کام شروع کرتا ہے۔ تو خبیث لوگ اس کا مقابلہ کرتے ہیں اور اسکو طرح طرح کی ایذائیں اور دکھ پہنچاتے ہیں اور اسے ناکام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر ایسے بد قماش شیطانی افراد کے لئے وہ نذیر بنتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی گرفت اور ان کے بد انجام سے انہیں ڈراتا ہے۔ اور ان میں سے جو نہیں ڈرتا۔ اور توبہ نہیں کرتا۔ وہ آخر پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے۔ اس قسم کی انذاری پیشگوئیوں کے متعلق سنت اللہ یہی ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں کہ وہ ساری کی ساری پوری ہوں۔ بلکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ ان میں سے بعض پوری ہوتی ہیں۔ اور بعض سے لوگ فائدہ اٹھا کر بچ جاتے ہیں۔ سورہ مومن آیت ۲۸ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وقد جاءکم بالبینٰت من ربکم وان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ یعنی "یہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) تمہارے رب سے (اپنی تصدیق کے لئے کھلے کھلے نشانوں کے ساتھ آیا ہے اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا وبال اس پر پڑے گا۔ اور اگر یہ سچا ہے تو پھر جن باتوں سے تمہیں ڈراتا ہے۔ ان میں سے بعض تمہیں پہنچیں گی" اسکی مثال اس شفیق باپ یا استاد کی سی ہے جو اپنے بیٹے یا شاگرد کو اسکی غلطی پر تنبیہہ کرتا اور سزا کی دھمکی دیتا ہے۔ اگر بیٹا یا شاگرد اصلاح کرے۔ تو باپ یا استاد سزا کے متعلق دھمکی کو پورا نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے محبت اور شفقت کا اظہار کرتا ہے خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر ماں باپ سے بھی زیادہ شفیق و رحیم ہے اس لئے وہ ان کے ڈرنے اور پشیمان ہونے پر رحم سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ قریش کو اللہ تعالےٰ نے سات سالہ قحط کی سزا ان کی شرارتوں پر دی۔ جب یہ عذاب سخت ہوا۔ تو قریش گھبرا اٹھے اور انہوں نے ابو سفیان وغیرہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ لوگ اور مویشی ہلاک ہوگئے۔ آپ دعا کریں کہ یہ عذاب ہٹ جائے۔ سورہ الدخان کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالےٰ انکی اس زاری کا ذکر کرتے ہوا فرماتا ہے انا کاشفوا العذاب قلیلاً انکم عائدون (آیت ۱۴) ہم یہ عذاب قدرے ہٹا دیں گے۔ مگر تم پھر ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ اور اسکے بعد ہم تمہیں البطشۃ الکبریٰ (بڑی گرفت) میں پکڑیں گے

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی فرعونیوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا یہی سلوک ہوا۔ قسم قسم کے عذابوں سے انہیں پکڑا گیا۔ اور جب انہوں نے عاجزی کی تو باوجود جاننے کے کہ یہ پھر شرارت کریں گے ان سے عذاب پر عذاب ٹالا گیا۔ آخر وہ غرق کر دیئے گئے تو انذاری پیشگوئیوں میں چونکہ تنبیہہ اور اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ اسلئے عذاب بنوں کے ڈرانے اور توبہ کرنے سے خواہ وہ عارضی اور وقتی کیوں نہ ہو خدا تعالےٰ اسکے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے اسکے بالمقابل تبشیری پیشگوئیاں ضروری ہے کہ وہ پوری ہوں کیونکہ نبی کی بعثت کا یہ پیشگوئیاں اصل مقصود ہوتی ہیں ان انذاری اور تبشیری پیشگوئیوں میں نبی کی مثال اس ایکسپریس کی سی ہے جس نے اپنی آخری منزل مقصود کو پہنچنا ہے اور جو روک بھی اسکے راستہ میں کھڑی ہوگی۔ تیز رفتار ایکسپریس اسکو کاٹتی اور ادھر ادھر پھینکتی چلی جائے گی۔ اور اس وقت تک نہیں ٹھہریگی۔ جب تک کہ وہ اپنی منزل مقصود پر نہ پہنچ جائے۔ یہ ریل گاڑیاں تو بعض اوقات گرائی بھی جاسکتی ہیں۔ مگر انبیاءؑ کی ایکسپریس کے رستہ میں لاغلبن انا ورسلی کے وعدہ کے مطابق جو بھی روک بنتا ہے۔ وہ آخر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے اور وہ جماعت جو اس کی سواری پر سوار ہوتی ہے ہر خطرہ سے محفوظ ہوتے ہوئے بشارتوں والی منزل مقصود پر امن و امان سے پہنچ جاتی ہے اور جو لوگ اس سے ٹکراتے ہیں وہ اپنی شامتِ اعمال سے (مزقنھم کل ممزق) ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاتے ہیں۔ نبی اپنی ذات میں ہلاکت کے لئے نہیں بلکہ بشارت کا پیغام لیکر آتا ہے۔ مگر اندھی دنیا اپنی نحوست کو نبی کی طرف منسوب کرتی ہے۔ حالانکہ وہ سراسر رحمت ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا چار علامتیں سچی کسوٹی ہیں جو قرآن مجید میں بیان ہوئیں ان پر ہر نبوت کو پرکھا جاسکتا ہے۔ خواہ وہ نبوت شریعت والی ہو یا غیر شریعت والی ہو . . . . اور یاد رہے کہ ہر قسم کی نبوت اپنی ذات میں کامل ہوتی ہے کسی نبوت کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ناقص ہے یا جزوی ایک احمقانہ خیال ہے۔ نبوت اپنی ذات میں کامل ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے مذکورہ بالا چار شرطیں بطور لازم و ملزوم کے ہیں۔ اوّل یہ کہ مکالمہ الٰہیہ سے بکثرت شرفیابی دوم نبی کا مصدِق و مصدَق ہونا سوم بشیر و نذیر ہونا

(باقی صفحہ پر)

ستاروں میں مخلوق

(۲)

(خان بہادر محمد دلاور خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر)

میں نے اپنے ایک گزشتہ مضمون میں بعض قرآنی آیات پیش کر کے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ اس زمین کے علاوہ دیگر اجرام فلکی میں بھی جاندار مخلوق موجود ہے۔ اس ضمن میں چند اور آیات پیش کرتا ہوں

ان هٰؤلاء لیقولون ان هی الا موتتنا الاولی وما نحن بمنشرین۔ فاتوا بآبائنا ان کنتم صٰدقین ..... وما خلقنا السمٰوات والارض وما بینهما لٰعبین۔ ما خلقنٰهما الا بالحق ولٰکن اکثرهم لا یعلمون ان یوم الفصل میقاتهم اجمعین (دخان ع ۲)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے انسان ذرا آنکھ اوپر اٹھا کر دیکھ۔ اوپر آسمان میں لاکھوں اجرام فلکی تم کو نظر آتے ہیں۔ پھر جس طرح تمہاری اس زمین پر تم جیسے اشرف المخلوقات اور دوسرے جاندار رہائش رکھتے ہیں۔ اور تمہارے اردگرد پہاڑ دریا اور جنگل نظر آتے ہیں۔ اسی طرح اپنے اوپر جو اجرام فلکی تم دیکھ رہے ہو۔ اور وہ بھی اسی طرح مخلوقات سے بھرے بسے ہیں۔ جس طرح تمہاری زمین ان ظاہری مخلوقات سے بھری ہوئی ہے۔ کیا سمجھتے ہو کہ یہ لاکھوں اجرام فلکی جو ہم نے پیدا کئے ہیں۔ اُن کی پیدائش میں ہمارا کوئی خاص مقصد مدنظر نہ تھا؟ جس طرح ہم نے تمہاری زمین پیدا کی۔ اور اسی طرح اسے انسانو! ہم نے تمہارے اوپر اجرام فلکی کی پیدائش کی ہے۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ ہم نے لہو ولعب کے خیال سے تمہاری اس زمین کو اور لاکھوں اجرام فلکی کو پیدا کیا ہے؟ کیا جس طرح تم اپنے دل بہلانے کے لئے کھیل کا سامان بناتے ہو۔ ہم نے بھی اپنے بہلانے کی خاطر یہ سب مخلوق بنائی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہم نے ان سب کو ایک خاص مقصد کے پیش نظر پیدا کیا ہے۔ جس طرح تم جب کسی چیز کو بناتے ہو۔ تو اس وقت اس چیز کو ایک خاص مقصد کی خاطر بناتے ہو۔ اسی طرح ہم نے لاکھوں اجرام فلکی جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ اور جن میں سے بعض تمہاری اس زمین سے بھی کئی گنا بڑے ہیں۔ اور تمہاری اس زمین کو جہاں تم رہائش رکھتے ہو ایک خاص مقصد کی خاطر پیدا کیا ہے

ما خلقنٰهما الا بالحق ولٰکن اکثرهم لا یعلمون

دیکھو ہم پھر دہراتے ہیں۔ کہ یہ لاکھوں اجرام سماوی ہم نے اسی طرح ایک بڑے مقصد کی خاطر پیدا کئے ہیں۔ جس مقصد کی خاطر ہم نے تم کو اس زمین میں پیدا کیا ہے۔ لیکن بہت کم لوگ ان باتوں کو سمجھتے ہیں۔ ان یوم الفصل میقاتهم اجمعین۔ یعنی تم جو اس زمین پر رہتے ہو۔ اور وہ دوسرے جو اجرام فلکی میں رہتے ہیں۔ جن کا علم تمہارے رب کو ہے۔ ان سب کیلئے ایک یوم فصل (مقرر ہے)

جس طرح میں نے اپنے مضمون میں پہلے بتایا تھا۔ کہ قرآن کریم میں صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری طرح باشعور مخلوق اوپر ستاروں میں بھی موجود ہے۔ اسی طرح ان آیات سے بھی صاف طور پر بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس طرح اس طرح زمین کو پیدا کر کے اس میں جاندار مخلوقات کو بسایا۔ اسی طرح دوسرے اجرام فلکی میں بھی جاندار مخلوقات کو پیدا کر کے اُن کو اس میں بسانے کا سامان کیا ہے۔

اب ہم کس طرح تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ ان اجرام فلکی میں صرف آتش فشاں پہاڑ ہیں۔ سمندر یا ریگستان ہیں۔ اور کوئی باشعور ہستی یا دیگر جاندار موجود نہیں۔ نعوذ باللہ اگر نہیں ہیں۔ تو اس قسم کی مخلوقات واقعی ایک کھیل بن جاتی ہے۔ جس کی نفی اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کی ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ بار بار قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ وہ رب السمٰوٰت والارض ہے۔ اب صفت ربّ کے ظہور کے کمال کے لئے انسان کا وجود ضروری ہے۔ دوسرے حیوانات اور جمادات صفت رب کی تو ظہور ہرگز دلیل پیش نہیں کر سکتے۔ اس لئے صفت رب کے کمال کے اظہار کے لئے ضروری ہے کہ بعض اجرام فلکی میں باشعور ہستی موجود ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون میں جن کی طرف جو اشارہ ہے۔ وہ وہی مخلوق ہو جو اوپر ستاروں میں سکونت پذیر ہے۔ اور ہم کو دکھائی نہیں دیتی۔ اور انس وہ ہیں جو اس زمین پر رہائش رکھتے ہیں۔

واللّٰہ اعلم بالصواب

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

کلرکوں کی ضرورت

نظارت بہشتی مقبرہ میں کلرکوں کی چند اسامیاں خالی ہیں جن کو پُر کرنے کیلئے میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس کارکنوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۵۰ اور قحط الاؤنس -/۱۰ علاوہ دیا جائے گا۔ ضرورت مند اپنی درخواست کے ساتھ امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق ارسال فرمائیں۔

کلرک کا گریڈ ۵۰-۳-۸۰ ہو گا۔ اسی گریڈ میں ایک انسپکٹر وصایا کی بھی ضرورت ہے۔ جو جماعتوں کے حسابات وغیرہ چیک کر سکے اور وصولی کا ماہر ہو۔ یعنی روپیہ وصول کرنے کا ڈھنگ جانتا ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(۱) مکرمی بابو محمد عبد اللہ صاحب سول انجنیئر ایران جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید کے دفتر اول میں شاندار قربانی کرتے آ رہے ہیں۔ اور ان کا سترھویں سال میں ایک ہزار روپیہ کا وعدہ ہے، جو گذشتہ ایام میں رخصت پر پاکستان آئے ہوئے تھے ان کا ارادہ تھا۔ کہ رخصت سے واپس ایران پہنچکر اپنا وعدہ ارسال کروں گا۔ مگر رخصت سے واپسی پر کمپنی کے حالات میں تبدیلی ہونے پر پاکستان آ گئے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

آج بذریعہ حبیب بنک نواب شاہ سندھ مبلغ ایک ہزار روپیہ چندہ تحریک جدید سال (۱۷) دفتر اول ارسال کر کے رسید بنک محاسب صاحب کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ ابھی تک یہ رسید دفتر محاسب ربوہ میں نہیں پہنچی۔ وکیل المال) میں نے سوچا۔ کہ اس وقت کچھ روپیہ ہے۔ اس میں سے اس سال کا چندہ تو ادا کر دوں۔ اگر خدانخواستہ آئندہ چل کر بے کاری کا سامنا کرنا پڑا۔ تو اس کا اثر اس چندے پر نہ پڑے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ آج اس فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل دے۔ میرے لئے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کریں۔

(۲) قاضی شریف الدین احمد صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ لکھتے ہیں کہ تحریک جدید کے سترھویں سال میں معہ اہلیہ صاحبہ دو سو روپیہ کا وعدہ ہے۔ مگر میں ادا نہ کر سکا تھا۔ جب وقت آیا۔ تو خالی ہاتھ تھا میرے دل میں ندامت اور بہت شرمساری تھی۔ کہ ۹ ماہ تک کچھ نہیں دیا۔ آخر دل نے کہا۔ جب ہزاروں روپیہ قرض اپنے لئے لے سکتے ہو تو سلسلہ کی اہم ضرورت اور اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے کیوں نہیں لیتے۔ چنانچہ میں نے قرض لے کر اپنا وعدہ پورا کر دیا

(۳) آبادان ایران سے قریشی مسعود احمد صاحب ہاشمی کا وعدہ دفتر اول میں -/۱۶۵ روپیہ تھا۔ جو انہوں نے پیشگی ادا کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء آبادان کے دوسرے احباب یعنی مستری محمد رفیق صاحب۔ شیخ خادم حسین صاحب۔ میاں احمد گل صاحب مستری فخر الدین صاحب۔ مستری عبد الغنی صاحب بھی پاکستان میں آ چکے ہیں۔ ان کو اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کی رقوم ارسال فرمائیں۔ چونکہ ان دوستوں کے پتے معلوم نہیں ہوئے۔ اس لئے اخبار میں اعلان کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ہمارے راستہ میں کانٹے ہی کانٹے ہیں اور قربانیاں ہی قربانیاں ہیں۔ اگر ہم یہ خیال کر لیں۔ کہ ہم پر کوئی مصیبت اور ابتلا نہیں آئے گا تو یہ ہماری کمزوری ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ میری جماعت میں شامل ہونا پھولوں کی سیج پر چلنا نہیں بلکہ کانٹوں پر چلنا ہے۔ اگر تم نازک بدن ہو۔ اور کانٹوں پر چلنا برداشت نہیں کر سکتے۔ تو کہیں اور چلے جاؤ۔"

پس "صبغة اللّٰه ومن احسن من اللّٰه صبغة" خدا کے رنگ کو اختیار کرو۔ اور خدا تعالیٰ کا رنگ یہ ہے۔ کہ وہ جو کہتا ہے۔ اسے پورا کرتا ہے۔ اور اسے پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں ؎

"ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے"

پس اگر آپ نے اپنے تحریک جدید کا وعدہ اب تک ادا نہیں کیا۔ تو سوچیں۔ کہ سال میں سے دس ماہ گذر چکے۔ گیارہواں مہینہ جا رہا ہے۔ آپ اپنا وعدہ کب ادا کریں گے۔ حالانکہ آپ کو پہلے چھ ماہ میں ہی ادا کرنا چاہیئے تھا۔ اب آخری وقت کو تو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ آپ کا وعدہ ۳۱ اکتوبر تک گیارہویں مہینہ میں ہی آخری میعاد سے ایک مہینہ پہلے ادا ہو جائے۔ لیکن یہ ادائیگی بھی آج سے آپ کی پوری کوشش سے اور پوری توجہ سے ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

عمر خطاب صاحب مولوی فاضل ولد ملک آمان خان صاحب قوم سواتی ساکن بالا کوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع ہزارہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یا اُن کا کوئی دوست یا رشتہ دار جس کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ اعلان پڑھے تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(۲) میری بیوی مسمات شریفہ بی بی ولد حکیم اللہ بخش صاحب ساکن فتو والا ضلع فیروزپور۔ پاکستان بننے سے پہلے سے ہی الدین کے گھر گئی تھی۔ لیکن آج تک اس کا علم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

(۳) عبد الرحمٰن احمدی معرفت ڈاکٹر عبد القدوس احمدی مارکیٹ روڈ نواب شاہ (سندھ)

بقیہ صفحہ ۵

منصب نبوت اور اس کی خصوصیات

اور اس انذار و تبشیر میں کثرت سے غیب کا پایا جانا ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی "وہ عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کثرت کے ساتھ سوائے رسولوں کے کسی اور کو آگاہ نہیں کرتا"۔ اور چہارم یہ کہ منصب نبوت کی غرض و غایت عقیدہ و عمل کی اصلاح اور روحانی تبدیلی اور انقلاب صالح کا پیدا کرنا ہے

اب ان چار معیاروں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت کو پرکھنا چاہیئے۔ آپ کا دعوےٰ امتی نبی کا ہے جس کا نام حدیثوں میں ابن مریم وارد ہوا ہے اور امامکم منکم کہکر یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔ جو تم ہی میں سے ہوگا۔ اب آئیے! اس دعویٰ نبوت کے تعلق میں ہم ان ٹریکٹوں میں سلسلہ وار آپ کی بشیراً و نذیراً

والی حیثیت اس وحی الٰہی کی بناء پر پیش کریں جو آپ کو ہوئی اور جس کی تصدیق واقعات نے اس وضاحت سے کی ہے کہ ان بشارات و انذارات میں اگر پہلے کچھ اشتباہ تھا۔ تو اب ان کے پورا ہونے کے بعد وہ نیر بیضا کی طرح چمک اٹھی ہیں۔ ان پیشگوئیوں میں سے سب سے پہلی مہتمم بالشان پیشگوئی وہ نشانِ رحمت ہے جسے بعض غیر معمولی شہرت حاصل ہو چکی ہوئی ہے۔ اور یہ ایسی مشہور و معروف پیشگوئی ہے کہ کوئی شخص بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

شائع کردہ شعبہ نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ولادت

میرے چھوٹے لڑکے محمد احمد نظام کو خدا تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ اور حضور نے اس کا نام اظہر احمد تجویز فرمایا ہے۔ دعا فرماویں خدا تعالیٰ اسے خادم دین بنادے آمین

نظام الدین سیالکوٹی آف

نظام اینڈ کو

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ ڈاکخانہ سے وی پی کی رقم وصول ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

جاپان دول مشترکہ کے ممالک سے تجارتی معاہدے کریگا

لنڈن ۴ اکتوبر۔ فائینشل ٹائمز کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ جاپان دول مشترکہ کے ممالک کے ساتھ علیحدہ تجارتی معاہدوں کے متعلق گفت وشنید شروع کرنے والا ہے۔ تاکہ ڈالر حاصل کرنے کے ذرائع پر قابو پایا جا سکے۔ سب سے پہلے بھارت کے ساتھ مذاکرات شروع ہوں گے۔ اس کے بعد آسٹریلیا ریاسیلون۔ پاکستان اور برطانیہ کے ساتھ بات چیت علی الترتیب کی جائے گی۔ بھارت اور آسٹریلیا کے ساتھ گفت وشنید ٹوکیو میں ہوگی جبکہ اور مغربی افریقہ کو تجارتی مشن بھیجے جائیں گے اور سیلون اور پاکستان میں جاپانی ایجنسیاں مذاکرات کریں گی برطانیہ اور نو آبادیات کے ساتھ معاہدہ کی گفتگو دسمبر میں ٹوکیو میں شروع ہوگی۔

ہزاروں مربع میل جنگلات نذر آتش ہو گئے

لنڈن ۴ اکتوبر۔ آسٹریلیا کے دیہات میں جہاں خشک سالی کا دورہ تھا ہزاروں مربع میل کے علاقے میں جنگلات کو آگ لگ گئی ہے۔ بحرالکاہل میں تین سو میل تک دھوئیں کے سیاہ بادل دکھائی دیتے رہے ہیں۔ شمالی کوئنز لینڈ سے نیو ساؤتھ ویلز تک خشک گھاس اور درختوں میں آگ پھیلتی جا رہی ہے ہومینی گنگرو اور سانپ آگ کے آگے آگے بھاگ رہے ہیں۔ ایک جگہ وسطی کوئنز لینڈ میں ۲۵۰ میل کے علاقہ میں آگ قابو سے باہر ہوگئی ہے۔ (اسٹار)

مراکشی لیڈر مختلف ممالک کا دورہ کریں گے

بغداد ۴ اکتوبر۔ مراکش کی استقلال پارٹی کے لیڈر السید اعلٰی العفسی نے جو مشرق وسطےٰ کا دورہ کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں اسٹار کو بتایا کہ وہ عراقی حکومت سے بات چیت کریں گے

انہوں نے مزید کہا کہ جن عرب ممالک کا انہوں نے دورہ کیا ہے وہاں پرجوش طور پر مراکشی عزائم کی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے السید العفسی قاہرہ واپس جانے کے بعد پاکستان۔ ہندوستان۔ انڈونیشیا اور امریکہ کا بھی دورہ کریں گے جہاں وہ مراکشی عزائم کی حکومتوں اور عوام کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ (اسٹار)

عراق کے مالیاتی نظام میں اصلاح

بغداد ۴ اکتوبر۔ عراقی وزارت خزانہ اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ غیر ملکی مالیاتی اور انتظامی امور کے ماہرین کو دعوت دی جائے کہ وہ عراق آکر ملک میں رائج ٹیکس کے قوانین کا مطالعہ کریں۔ اور ٹیکس جمع کرنے نیز وزارت کے عام نظم ونسق کے طریقوں میں اصلاح کی تجاویز پیش کریں۔ وزارت اس تجویز پر بھی غور کر رہی ہے کہ عام مالیاتی نظام اور بنک کے حساب کتاب کے مطالعہ کے لئے ایک وفد غیر ممالک کو روانہ کیا جائے۔ (اسٹار)

بغداد ۴ اکتوبر۔ سید مہدی لیڈر استقلال پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وہ عرب ممالک میں اخبارات کی آزادی سے متعلق عرب ممالک کے مابین ایک یکساں قانون پاس کرنے کے حق میں ہیں (اسٹار)

دنیا میں آبادی زیادہ اور خوراک کم ہو رہی ہے

نیویارک ۴ اکتوبر۔ ایک امریکی جریدہ کے مدیر نے اپنی ایک کتاب میں تحریر کیا ہے کہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے سامان خوراک دن بدن کم ہوتا جارہا ہے۔ آبادی کا یہ اضافہ دنیا بھر میں بھوک کو بڑھانے کا باعث بن رہا ہے اور متعدد تہذیب یافتہ اور ترقی پسند قوموں کے ختم ہو جانے کا خطرہ ہے۔ ہر جگہ حفظان صحت میں ترقی کے باعث شرح اموات کم ہو رہی ہے۔ لیکن شرح پیدائش بڑھ رہی ہے۔ آپ نے تجویز کیا ہے کہ دنیا سے بھوک اور مصائب کا خاتمہ کرنے کے لئے بین الاقوامی پالیسی وضع ہونی چاہئے اور انسانیت کی بہتری کیلئے آبادی کو متوازی بنانا چاہئے۔ (اسٹار)

بھارتی پارلیمنٹ میں مسٹر آئنگر کا شکوہ

نئی دہلی ۴ اکتوبر۔ ہندوستان کے ریاستی امور کے وزیر مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے آج بھارتی پارلیمنٹ میں کہا کہ حکومت کو معلوم ہے کہ بعض پاکستانی عناصر غزنی ڈیری کے پہاڑی قبیلوں سے ساز باز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان سے ہمدردی ظاہر کرتے اُن کی امداد حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حکومت ہند اس صورت حال سے باخبر ہے اور ان پاکستانی عناصر کی گرفتاری کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

فضائی سفر میں اضافہ کا امکان

لنڈن ۴ اکتوبر۔ ایک بین الاقوامی فضائی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے جیٹ انجن کے برطانوی ماہر سرفرینک وٹیل نے یہ امید ظاہر کی کہ وہ وقت جلد ہی آجائیگا جب ہر شخص پہلے سے نشست مخصوص کرائے بغیر ہوائی اڈہ پر پہنچے گا اور طیارہ میں بیٹھ کر جہاں چاہے گا چلا جائے گا۔ انہوں نے کہا مجھے یقین ہے کہ میرے محتاط تخمینہ کے مطابق مجموعی طور پر ساری دنیا میں آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں فضائی سفر میں سو فیصدی اضافہ ہوگا۔ بعض مقامات پر یہ اضافہ ۲۰۰ فیصدی ہوگا۔ (اسٹار)

تیل کا تنازعہ بھی لامتناہی بحث میں الجھ کر رہ جائے گا؟

لندن ۴ اکتوبر۔ حفاظتی کونسل کے غیر جانبدار اراکین گفت وشنید کر رہے ہیں۔ تاکہ کونسل کا اجلاس شروع ہونے تک ایرانی تنازعے کا کوئی حل تلاش کیا جائے۔ امریکہ اس سلسلے میں مذاکرات کی راہنمائی کر رہا ہے۔ امریکی برطانیہ کے اس اقدام کو بھی سراہ رہے ہیں۔ کہ اس نے مصالحت کی کوششوں کے لئے "دروازہ کھلا رکھا ہے۔" گفت وشنید کی نوعیت کے متعلق سرکاری طور پر کوئی تصدیق نہیں ہوئی۔ لیکن مبصرین اس مجوزہ سکیم کو کافی اہمیت دے رہے ہیں۔ کہ غیر جانبدار نگرانی میں تیل فروخت کرنے کے لئے بین الاقوامی ادارہ قائم کیا جائے۔ تاہم ابھی تک اس سلسلے میں کوئی ایسی نئی سکیم مرتب نہیں ہوئی۔ جو برطانیہ کے بنیادی دعاوی کو قائم رکھتے ہوئے ایران کی حمایت بھی حاصل کرلے۔ ایران کے وزیراعظم یہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ وہ نیویارک صرف یہ ثابت کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ کہ اس خالص داخلی مسئلہ میں حفاظتی کونسل کو دخل دینے کا کوئی اختیار نہیں۔ آپ واشنگٹن امریکی حکومت کے اراکین سے ملاقات کرنے بھی نہیں جائیں گے۔ اقوام متحدہ کے بعض مبصرین یہ خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ بھی قضیہ کشمیر کی طرح کہیں لامتناہی بحث و تمحیص میں الجھ کر نہ رہ جائے۔ (اسٹار)

مختصرات

انقرہ ۴ اکتوبر۔ جرمن ماہرین اقتصادیات کی ایک جماعت ترکی اور جرمنی کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ترکی آگئی ہے۔ جرمن ۱۰ لاکھ پونڈ سے زائد کی اون اور کپاس وغیرہ کے آرڈر دے رہے ہیں۔ ایک لاکھ پونڈ کا تمباکو خریدنے کے لئے بھی گفت وشنید جاری ہے۔ (اسٹار)

لنڈن ۴ اکتوبر۔ عوام کے تعاون سے لنڈن کی گلیوں سے بھیک منگے غائب ہو رہے ہیں۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ لنڈن میں ایک ہزار کے قریب بھیک منگے موجود ہیں۔ جب انسداد گداگری کی سوسائٹی قائم ہوئی تھی۔ تو لنڈن میں گداگروں کی تعداد دس ہزار تھی۔ یہ سوسائٹی ۱۸۱۸ء میں بنائی گئی تھی۔ (اسٹار)

لنڈن ۴ اکتوبر۔ صنعتی تنازعوں کا تصفیہ کرنیوالے ٹریبونل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سائنسدانوں کے ایسے مددگاروں کی اجرت میں اضافہ کیا جائے۔ جن کے پاس تعلیمی ڈگریاں نہیں ہیں۔ اجرت کی نئی شرح لنڈن میں ۱۲ سال کی عمر میں کم ازکم ۶ پونڈ ۵ شلنگ ہفتہ وار ہوا کرے گی۔ صوبوں میں اجرت کی شرح اس سے کچھ کم ہوگی۔

بغداد ۴ اکتوبر۔ مجوزہ عرب پارلیمانی ایسوسی ایشن کا پہلا اجلاس اگلے ماہ قاہرہ میں ہوگا۔ اس ایسوسی ایشن کی تشکیل کے متعلق استنبول میں عرب مندوبین نے صلاح و مشورہ کیا تھا۔ عراقی استقلال پارٹی کے نائب صدر کانگرس کا سیشن ماہ مئی میں بیروت میں ہوگا۔ (اسٹار)

سکندریہ ۴ اکتوبر۔ مصر کے ایک سابق وزیراعظم عبدالفتاح یحیٰی پاشا انتقال کر گئے ہیں۔ آپ ۱۹۳۶ء کے اینگلو مصری معاہدہ پر دستخط کرنے والوں میں سے ایک تھے۔ (اسٹار)

خرطوم ۴ اکتوبر۔ سوڈان کے نیشنل فرنٹ کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ سوڈان کو مصر کے ساتھ متحد کر دیا جائے۔ (اسٹار)

بغداد ۴ اکتوبر۔ مشرق وسطیٰ کی خواتین کی یونین نے کراچی میں منعقد ہونے والی مشرق وسطیٰ کی خواتین کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے بیگم لیاقت علی خاں کی دعوت قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یونین کی طرف ۹ خواتین پر مشتمل ایک وفد نومبر کے آغاز میں کراچی آئے گا۔ (اسٹار)

بیروت ۴ اکتوبر۔ عرب مہاجرین کی کانفرنس میں ایک قرارداد میں اسرائیل کے ساتھ صلح کی تحریکوں کی شدید مذمت کی۔ ایک اور قرارداد میں عرب لیگ سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ مہاجرین کو ان کے گھروں کے علاوہ کہیں اور آباد کرنے کی تمام سکیموں کو مسترد کر دیا جائے۔ کانفرنس کی کارروائی عرب لیگ اور عرب ممالک کو ارسال کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

دمشق ۴ اکتوبر۔ توقع کی جا رہی ہے۔ کہ پاکستان کی درخواست پر اسلامی اقتصادی کانفرنس ۳ نومبر کی بجائے اگلے ماہ جنوری تک ملتوی کر دی جائے گی۔ اس التوا کی ایک وجہ ایرانی صورت حال بھی ہے (اسٹار)